روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 8 جنوری 2010ء 21 محرم 1431 ہجری 8 صلح 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 6

گمراہی سے بچنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے:۔

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ یا میں جہالت کروں یا میرے ساتھ جہالت کی جائے۔

﴿سنن ابی داؤد کتاب الادب باب مایقول الرجل اذاخرج من بیته حدیث نمبر 4430﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دل بایار دست بکار رہے؛ اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے جس کی مومن کو ضرورت ہے وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف ایسا آ جاوے کہ گویا وہ ان سے کورا ہی تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسینؓ صاحب نے ایک دفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں۔ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپ کس سے محبت کریں گے۔ فرمایا اللہ سے۔ غرض انقطاع ان کے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر ان کی محبت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے رہ جاتی ہے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔ جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھر سے ہو آویں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا ان سے کیا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ سے میرا تعلق ہے سو اس کا حکم آن پہنچا ہے۔ میں جاتا ہوں۔ ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہ سب کچھ رکھتے تھے۔ زن و فرزند اور اموال و اقارب سب کچھ ان کے موجود تھے۔ عزتیں اور کاروبار بھی رکھتے تھے' مگر انہوں نے اس طرح شہادت کو قبول کیا کہ گویا شیریں پھل انہیں میسر آ گیا- وہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے۔ ایک طرف تعہد حقوق عیال و اطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف ایسا انقطاع کہ گویا وہ بالکل کورے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے لئے موت کو پسند کرتے کبھی نامردی نہ دکھاتے بلکہ آگے ہی قدم رکھتے۔ ایسی محبت سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا جیسی سمجھتے تھے۔ اگر بیوی بچے مزاحم ہوں تو ان کو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں۔ آج کل کے رہبانوں کی طرح نہیں کہ بالکل بیوی بچے سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے۔ آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں۔ صوفی منقطعین بھی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ با زن و فرزند اور با خدا رہے ہیں۔ پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گئے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا۔ جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضائع کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضائع نہیں کرتا اور اس کا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اس قدر کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے۔ دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو۔ کسی کے دو خدمت گار ہوں۔ ایک وفادار اور مخلص ثابت ہو اور اپنے فرائض کو نہ رسم و رواج اور دباؤ سے بلکہ پوری محبت اور اخلاص سے ادا کرے اور دوسرا ایسا ہو جو بے دلی اور رسمی طور پر کچھ کام کرے تو ان میں سے مالک اسی پہلے پر راضی ہوگا اور اسی کی باتوں کو سنے گا اور اسی پر اعتبار کرے گا اور وفادار ہی کو پیار کرے گا۔

فیج اعوج کے زمانہ میں تعصب بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ ان کے تعصب نے ان کو خدا تعالیٰ سے بالکل دور کر دیا ہے۔ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جس قدر ہم لوگ ہیں وہ سب نہ ہوں گے۔ رسمی نمازوں سے خدا تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ دنیا کے دوست بھی صرف الفاظ سے نہیں بنتے۔ اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔

﴿ملفوظات جلد چہارم ص 44﴾

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیرّ احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی
4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ
2۔کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ
3۔بی ایس سی۔ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

﴿نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم﴾

کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو ہر روز قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو ﴿حضرت خلیفۃ المسیح الرابع﴾

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 560

مکتب عرفان کا نا قابل فراموش ورق

حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے قلم اعجاز سے رقم:

''یہ تو سچ ہے کہ کبھی سچی خواب ادنیٰ مومن یا کافر کو بھی آ جاتی ہے اور کوئی ٹوٹا پھوٹا فقرہ الہام کے رنگ میں ہر ایک مومن کے دل میں القاء ہوسکتا ہے بلکہ کبھی ایک فاسق بھی تنبیہہ یا ترغیب کے طور پر پا سکتا ہے۔ مگر وہ امر جس کو یہ عاجز پیش کرتا ہے یعنی مکالمات الٰہیہ وہ بغیر خاص اور برگزیدہ بندوں کے کسی کو عطا نہیں کیا جاتا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ادنیٰ مشارکت سے کوئی شخص اس لقب کا مستحق نہیں ہوسکتا جو حضرت احدیت کے فضل سے اکمل اور اتم فرد کے لئے مخصوص ہے۔ دنیا کے کمالات کی طرف نظر کر کے دیکھو کیا کسی دیوار پر ایک اینٹ لگانے سے کوئی شخص کامل معماروں میں شمار ہوسکتا ہے یا ایک دوا بتلانے سے ڈاکٹر کہلا سکتا ہے۔ یا عربی یا انگریزی کا ایک لفظ سیکھنے سے اس زبان کا امام تسلیم کیا جا سکتا ہے۔''

(انجام آتھم۔روحانی خزائن جلد 11 ص 302 جنوری 1897ء)

حضرت سعدیؒ کی سبق آموز حکایت

ایک سال حاجیوں کے قافلے میں پیدل چلنے والوں میں اک جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ میں بھی پیادوں میں شامل تھا۔ ہم باہم گتھم گتھا ہوگئے ایک دوسرے کا سر پھوڑنے لگے اور خوب کھل کر لڑے۔ میں نے کجاوہ میں بیٹھے ہوئے ایک سوار کو اپنے ساتھی سے یہ کہتے سنا عجیب بات ہے کہ ہاتھی دانت کا بنا ہوا پیادہ تو شطرنج کی بساط پر منزلیں طے کر کے وزیر بن جاتا ہے یعنی اپنی حالت سے بہتر ہو جاتا ہے مگر یہ حج کرنے والے پیادے صحرا کی منزلیں طے کر کے پہلی حالت سے بھی گئے۔

بال کی کھال کھینچنے اور خلق خدا کو آزار دینے والے حاجی صاحب کو میرا یہ پیام دیجئے کہ حاجی تم نہیں۔ حاجی تو تمہارا اونٹ ہے جو کانٹے دار جھاڑیاں کھا کر اور بوجھ اٹھا کر صابر و شاکر رہتا ہے۔ (گلستان)

حضرت جنید بغدادیؒ کا ایک پُراسرار ارشاد

حضرت علامہ شعرانی فرماتے ہیں۔

''مجھ کو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ اس زمانہ کے درویشوں میں سے جو کوئی اس کتاب کا مطالعہ کرے گا وہ یقین کے ساتھ جان لے گا کہ اس نے طریق ولایت کی بو بھی نہیں سونگھی، اس کا حاصل ہونا تو بہت دور ہے کیونکہ وہ اپنے کو اولیاء کے علوم کے نام جاننے سے بھی کورا پائے گا چہ جائیکہ ان کی حقیقت کا احاطہ کر سکے، کیونکہ ان میں سے ہر علم ایسا ہے جس کی گہرائی ادراک میں نہیں آ سکتی نہ وہ کتابوں میں لکھے جا سکتے ہیں کہ ان کا مطالعہ کر کے تقریر و گفتگو سے ان کو بیان کر دیا جائے اس لئے سید الطائفہ ابوالقاسم حضرت جنید رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہمارے نزدیک کوئی شخص مردان طریق کے رتبہ کو اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک ہزار صدیق علماء ظاہر میں سے اس کے زندیق ہونے کی شہادت نہ دیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں کے احوال نقل و عقل دونوں سے بالاتر ہیں۔

(آداب زندگی اردو ترجمہ الانوار القدسیہ صفحہ 181 ناشر ادارہ اسلامیات لاہور محرم 1425ھ)

یہ ارشاد بظاہر ایک چیستان یا معمہ ہے مگر امام عصر حاضر نے اسے درج ذیل الفاظ میں کمال خوبی سے حل کر دیا ہے فرماتے ہیں:۔

''عجیب بات یہ ہے کہ جتنے اہل اللہ گزرے ان میں کوئی بھی تکفیر سے نہیں بچا کیسے کیسے مقدس اور صاحب برکات تھے............ یہ تو کفر بھی مبارک ہے۔ جو ہمیشہ اولیا اور خدا تعالیٰ کے مقدس لوگوں کے حصہ میں ہی آتا رہا ہے''۔

(الحکم 18 مئی 1908ء صفحہ 4)

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمین سے کیا نقار

مشعل راہ

روح کی سچائی کے ساتھ کی گئی دعا قبول ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 21/ نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جب بھی کوئی............کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ کی بات یا قطع رحمی کا عنصر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا کر دیتا ہے۔ وہ کیا تین باتیں ہیں۔ یا تو اس کی دعا جلد سنی جاتی ہے۔ یا پھر اس دعا کو آخرت کے دن اس کے کام آنے کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے۔ بخشش کے سامان پیدا کرنے کے لئے۔ یا پھر اللہ تعالیٰ اسی قدر اس کی برائی اس سے دور کر دیتا ہے۔ اگر وہ اس رنگ میں پوری نہ بھی ہو تو کوئی نہ کوئی اس کی برائی دور ہو جاتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دعا مانگیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑھ کر عطا کرنے پر قادر ہے''۔

(مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین)

تو دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کس کس طرح دعاؤں کی طرف رغبت دلانے کی کوشش کی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ رمضان کے ان بقیہ دنوں میں بہت دعائیں کریں اپنے لئے، اپنے بیوی بچوں کے لئے، اپنے خاندان کے لئے، جماعت کے لئے۔ جب انسان دوسروں کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ چیز ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اس لئے جماعت کے بے کس اور بے بس افراد کے لئے بہت دعائیں کریں جو کسی نہ کسی صورت میں مخالفین کی تکلیفیں اٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں تینوں رنگوں میں دعائیں قبول کرنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ یہاں بیان ہوا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں عطا کر سکتا ہے۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کو کبھی محدود کر کے نہ دیکھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''............ جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے............ جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے۔ بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔ (ایام الصلح صفحہ 7-8)

پھر آپ نے فرمایا:

''دعا کا قبولیت کے ساتھ ایک رشتہ ہے۔ ہم اس راز کو معقولی طور پر دوسروں کے دلوں میں بٹھا سکیں یا نہ بٹھا سکیں مگر کروڑ ہا راستبازوں کے تجارب نے اور خود ہمارے تجربہ نے اس مخفی حقیقت کو ہمیں دکھلا دیا ہے کہ ہمارا دعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور فضل اور رحمت الٰہی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔''

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 240-241)

آپ مزید فرماتے ہیں:

''یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے............ پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔ دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔ تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے۔ (یعنی زیادہ تر توجہ پیدا ہو علم اور حکمت حاصل کرنے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی طرف بھی)۔ چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رویا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

(ایام الصلح صفحہ 12-13)

(روزنامہ الفضل 9 مارچ 2004ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) ۔ قیمت 5 روپے

5

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

بیت النور کی تعمیر کے 50 سال۔ خطبہ جمعہ اور مجلس عاملہ جرمنی کو ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 دسمبر 2009ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر بیس منٹ پر بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

بیت نور فرینکفرٹ کی تعمیر پر 50 سال

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ امسال جرمنی میں تعمیر ہونے والی دوسری بیت الذکر ''بیت نور فرینکفرٹ'' کی تعمیر پر پچاس سال مکمل ہو رہے تھے۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بیت نور سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانا تھا۔

جرمنی میں جماعت احمدیہ کی پہلی بیت الذکر بیت فضل عمر ہمبرگ 1955ء میں تعمیر ہوئی سیدنا حضرت مصلح موعود نے بیت ہمبرگ کے افتتاحی پیغام میں اس بات کا ذکر فرمایا تھا کہ ''میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی (۔) کا افتتاح کیا جائے۔''

حضرت مصلح موعود نے فرینکفرٹ میں دوسری بیت کی تعمیر کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ جون 1958ء میں فرینکفرٹ شہر کے جنوب میں 1531 مربع میٹر پر مشتمل ایک قطعہ زمین خریدا گیا۔ مئی 1959ء میں چوہدری عبداللطیف صاحب مربی جرمنی نے بیت کا سنگ بنیاد رکھا۔ بیت کا نقشہ جرمنی کے نواحمدی ظفراللہ کناک صاحب نے بنایا بیت کی تعمیر پر اس کا افتتاح 12 ستمبر 1959ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں یورپ کے ممالک میں کام کرنے والے مربیان اور فرینکفرٹ کے میئر کے نمائندہ اور اخباری نمائندگان سمیت کم و بیش دو ہزار افراد نے شرکت کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس بیت کے افتتاح کے موقع پر حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا۔

Alhamdolillah, I pray (-)should spread in Germany quickly Khalifatulmasih.

الحمد للہ۔ میری دعا ہے کہ جرمنی میں (۔) جلد تر پھیلے۔

جب فرینکفرٹ میں بیت نور کی تعمیر ہوئی اس وقت یہاں احمدی احباب کی تعداد صرف دو تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرینکفرٹ ریجن میں احباب جماعت کی تعداد ہزاروں میں ہے۔

جرمنی جماعت کے موجودہ سنٹر بیت السبوح سے بیت نور کا فاصلہ 28 کلومیٹر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بجکر 40 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ''بیت نور'' کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت نور تشریف آوری ہوئی۔ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ Live نشریات کا انتظام کیا تھا اور بیت نور فرینکفرٹ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پہلا خطبہ جمعہ دنیا بھر کے ممالک کی جماعتیں Live سن رہی تھیں۔

خطبہ جمعہ حضور انور

دو بجکر آٹھ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ اعراف کی آیت نمبر 30 اور سورۃ توبہ کی آیت 112 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا۔ آج میں بیت نور فرینکفرٹ سے یہ پہلا خطبہ دے رہا ہوں۔ جیسا کہ جرمنی کے رہنے والے احمدی جانتے ہیں۔ اس کی وجہ اس سال اس بیت کی تعمیر پر پچاس سال پورے ہونا بنی ہے۔ پچاس سال پہلے یہ بیت اس وقت کی جماعتی ضروریات اور وسائل کے مطابق تعمیر کی گئی تھی گو آج یہ احمدیوں کی تعداد کے مطابق ضرورت پوری نہیں کرتی۔ ایک چھوٹی سی بیت ہے۔ اس لئے یہاں کے علاقہ کے احمدیوں کے علاوہ بہت کم تعداد میں دوسروں کو اجازت دی گئی کہ آج جمعہ پر یہاں آئیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ یہاں جرمنی کی یہ دوسری بیت ہے جو جماعت احمدیہ نے تعمیر کی۔ پہلی بیت ہمبرگ کی تھی جس کے پچاس سال میرا خیال ہے۔ 2007ء میں پورے ہوئے تھے، بہرحال وہاں تو کسی تقریب میں میں شامل نہیں ہوا تھا۔ لیکن فرینکفرٹ کی اس بیت کے پچاس سال پورے ہونے کے حوالے سے جرمنی جماعت ایک فنکشن منعقد کرنا چاہتی تھی جس میں انہوں نے بعض شخصیات کو بلایا ہے یا بلانا چاہتے تھے۔ اس لئے امیر صاحب جرمنی نے مجھے کہا کہ میں بھی اس میں شامل ہونے کی کوشش کروں۔ اس لئے میں نے بیت کے پچاس سال پورے ہونے کی اس تقریب میں شامل ہونے اور یہاں جمعہ پڑھنے کی حامی بھر لی تھی۔ جیسے کہ میں نے کہا میں نے یہ سوچ کر بھی حامی بھری تھی کہ اعلیٰ شخصیات کو جو دعوت دی گئی ہے اس حوالہ سے اس تقریب میں کچھ کہنے کا موقع ملے گا اور (دین حق) کی تعلیم کے بارے میں ان لوگوں تک بھی گو کہ پہلے آواز پہنچی ہو گی اور جانتے بھی ہوں گے، واقف ہیں بہت سارے احمدیوں کے، لیکن پھر بھی مجھے خود بھی ان تک کچھ نہ کچھ پیغام اپنے رنگ میں پہنچانے کا موقع مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہماری بیوت الذکر تعمیر بھی ہوئی ہیں اور کئی پرانی بیوت الذکر دنیا میں جماعت احمدیہ کی پھیلی ہوئی ہیں جن کی تعمیر پر پچاس سال یا پچھتر سال یا سو سال بھی پورے ہو چکے ہیں۔ بیوت کی اہمیت ان کے پچاس سال یا سو سال پورے ہونے سے نہیں ہے۔ بیوت کی اہمیت اور ان کی خوبصورتی ان کو آباد کرنے کے لئے آنے والے لوگوں سے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ رکھتے ہیں اور تقویٰ رکھتے ہوئے بیوت میں آ کر پانچ وقت ان کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس بیت کا نام یہاں کے رہنے والے تو جانتے ہیں اور اب دنیا کے احمدی بھی جان گئے ہوں گے کہ بیت نور ہے۔ اتفاق سے گزشتہ دو خطبوں سے میں نور کے حوالہ سے اس کے مختلف معانی اور اللہ تعالیٰ کی صفت ہونے کے بارہ میں روشنی ڈال چکا ہوں۔ بس یہ بیت اور ہماری ہر بیت اس نور کو اپنے دلوں میں قائم کرنے اور اسے دنیا میں پھیلانے کے لئے ہی تعمیر ہوئی ہے۔

حضور انور نے سوئس (Swiss) حکومت کی جانب سے سوئٹزرلینڈ میں آئندہ تعمیر ہونے والی بیوت الذکر کے میناروں کی تعمیر پر پابندی لگائے جانے کے حوالے سے فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے پبلک میٹنگ کر کے بھی اور سیاستدانوں سے رابطے کر کے بھی اس احمقانہ قانون کے خلاف پہلے بھی آواز اٹھائی اور اب بھی اٹھا رہی ہے اور یہ کام جماعت احمدیہ دین حق کے دفاع کے لئے ہر جگہ کر رہی ہے اور جماعت احمدیہ کے احتجاج پر ہی ان سیاستدانوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ اس قانون کے خلاف آواز بلند کریں۔ بعض سیاسی پارٹیوں نے ہم سے اس بات پر معذرت کی ہے کہ یہ ہمارا فعل نہیں ہے اور ہم اس قسم کی احمقانہ چیزوں کے بڑے سخت مخالف ہیں۔

حضور انور نے میناروں کی اہمیت اور مقصد بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور بیوت اور اس کے میناروں سے دین حق کے نور کو جو الٰہی نور ہے یورپ اور مغرب کے ہر ملک کے ہر باشندے تک پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ پس یہ دین حق کی روشنی کے پھیلانے کا کام اب صرف اور صرف جماعت احمدیہ کا ہی مقدر ہے اور اسی کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس بیت کے افتتاح کے موقع پر آج سے پچاس سال پہلے بیت کے مینار کے بارے میں جو اخبار نے لکھا تھا وہ ان اخبار نویسوں کی شرافت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس وقت جرمنی کے ستر سے زائد اخبارات نے بیت کے افتتاح کے خبریں شائع کیں۔

مثلاً ایک اخبار Frankfurter Rundschaw نے 14 ستمبر 1959ء کی اشاعت میں لکھا کہ ''فرینکفرٹ میں ایک سعید (بیت) بلند اور دلفریب میناروں کے ساتھ تعمیر ہو چکی ہے۔''

اسی طرح اخبار Abend Post نے لکھا کہ ''فرینکفرٹ میں اللہ کا گھر موجود ہے۔''

پھر اخبار Mannhaeim Morgen نے لکھا کہ ''(دین حق) یورپ کی طرف بڑھ رہا ہے'' یہ ہیڈنگ دے کر پھر تفصیل لکھی اور لکھا کہ محمد (ﷺ) کے پیرو اس کے قبل تلواروں اور نیزوں کی مدد سے جنوبی فرانس تک آئے۔ موجودہ زمانہ میں یہ کام روحانی ہتھیاروں سے ہو رہا ہے بہت سے ممالک کے لوگ یورپ آتے ہیں جو ساتھ ساتھ (دین حق) پھیلانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح مختلف فرقے جن میں سے ایک فرقہ جس نے خاص طور پر مختلف جگہوں پر بیوت بنائی ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے جو 1890ء میں پنجاب میں قائم ہوا۔

حضور انور نے فرمایا بہرحال سال اس نے غلط لکھا ہے تھوڑا سا 1889ء کی بجائے 1890ء لکھ دیا۔ لیکن خبر بڑی تفصیل کے ساتھ دی۔ لیکن یہ دیکھیں کہ جب جرمنی میں چند ایک جرمن احمدی تھے اس وقت اس بیت اور (دین) کے حقیقی پیغام کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے نام کو پریس نے عزت اور احترام کے ساتھ اپنی خبروں میں پیش کیا۔ یہ ان کی شرافت تھی۔ لیکن ساتھ ہی اب جب آپ کی تعداد بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ آپ کو پہلے سے بڑھ کر دین حق کے دفاع اور اس کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا۔ پس ...... بننے کیلئے حقیقی تعلیم پیش کرنے کے لئے ہمیں عملی ثبوت پیش کرنے ہوں گے۔ اپنی حالتوں کو بدلنا ہو گا۔ اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنا ہوں گے۔ اپنے اعلیٰ

اخلاق کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنی ہوگی اور پھر اس کو معاشرے میں پھیلانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا۔ دوسری بات اس حوالے سے کہ بیت میں افتتاح بھی ہوتے ہیں۔ یہ تو خیر پچاس سالہ ہے۔ ایک بات میں اور کہنا چاہتا ہوں کہ بیوت کے افتتاح کیونکہ بعض (بیوت) چھوٹی ہیں تو اب عموماً یہ روایت بن گئی ہے کہ بیت کے اندر ہی جو ریسپشن ہوتی ہے اس میں Mat بچھا کر دعوت اور کھانے وغیرہ کا انتظام کرلیا جاتا ہے۔ آئندہ سے اس کی اجازت نہیں ہے اگر کہیں بیت کی ریسپشن وغیرہ ہونی ہے تو صحن میں مارکی لگا کر کریں بیت کا جو اندرونی ہال ہے اس میں کوئی کسی قسم کے کھانے کی دعوت آئندہ سے نہیں ہوگی۔ یہ آپ بھی نوٹ کرلیں اور دنیا میں رہنے والی باقی جماعتیں بھی نوٹ کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ 2 بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لے گئے جو بیت کے احاطہ میں لگائی گئی تھی اور اس میں بھی احباب جماعت نے نماز جمعہ ادا کی تھی۔ ساڑھے تین بجے بیت نور سے بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔ چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مجلس عاملہ لجنہ جرمنی کو ہدایات

پروگرام کے مطابق آج شام نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ تھی۔ پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور میٹنگ کے آغاز میں دعا کروائی۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا بھی اس میٹنگ میں شامل ہوئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنرل سیکرٹری صاحبہ سے مجالس کی کل تعداد اور باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجوانے والی مجالس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ مجالس کی کل تعداد 261 ہے اور دو صد ایسی مجالس ہیں جو باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجواتی ہیں جب کہ 61 مجالس کی رپورٹس کبھی کبھی آتی ہیں۔ ماہانہ باقاعدگی نہیں ہے۔ باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانے والے مجالس کی سالانہ Average 210 ہے۔

ماہانہ رپورٹس پر تبصرہ بھجوانے کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ ہر متعلقہ سیکرٹری اپنا تبصرہ رپورٹ پر بھیجتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن صدر صاحبہ کی طرف سے بھی رپورٹس پر عمومی تاثر اور تبصرہ جانا چاہئے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کا رپورٹس وصول کرنے اور پھر اپنے تبصرہ بھجوانے کا طریق کار کیا ہے۔ کیا پوسٹ (Post) کے ذریعہ بھجواتی ہیں یا ای میل (E-mail) یا فیکس (Fax) کے ذریعہ بھجوائی جاتی ہیں۔ آپ کی کتنی صدران ایسی ہیں جن کے E-mail ایڈریسز ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ بذریعہ پوسٹ (Post) بھجوائی جاتی ہیں۔ 22 سیکرٹریان ہیں 22 فارم بنے ہوئے ہیں۔ ہر شعبے کا علیحدہ فارم ہے۔ اور ہر فارم کے نیچے وہ جگہ بنائی ہوئی ہے۔ جہاں سیکرٹری اپنا تبصرہ لکھتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نے 22 فارم بنائے ہوئے ہیں اس طرح ہر مجلس کی صدر ان 22 فارموں پر دستخط کر کے آپ کو بھجواتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس طرح تو میں نے نہیں کہا تھا یہ دیکھیں کہ اتنے زیادہ فارموں پر رپورٹ حاصل کرنا عملاً ممکن بھی ہے یا نہیں۔ اتنے زیادہ صفحات آپ کو ہر مجلس کی طرف سے موصول ہوتے ہیں اور پھر یہ سارے صفحات تبصرہ کے بعد ان مجالس کو واپس بھجوائے جاتے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے کی ڈاک ٹکٹ لگتی ہے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 1.45 یورو کی ٹکٹ لگتی ہے اور کل 13 صفحات بھجوائے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس طرح تو ہر ماہ صرف رپورٹ کی ترسیل پر 300 یورو لگیں گے مجالس سے رپورٹس کے حصول کا یہ طریق نہیں ہوتا۔ فارم دو صفحے کا ہوتا ہے ہر سیکرٹری اپنا تبصرہ دیتی ہے پھر سیکرٹریات اپنا تبصرہ جنرل سیکرٹری کو جمع کروادیتی ہیں اور مرکز اس کو مجالس کو بھجوادیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو فرمایا کہ آسانی پیدا کریں اور سوچ کر مشورہ کر کے مجھے بتائیں۔ رپورٹس حقیقت پر مبنی ہوں اتنے زیادہ فارموں کی صورت میں تو خانہ پُری زیادہ ہے، مضمون نویسی زیادہ ہے اور حقیقت کم ہوتی ہے۔ 13 صفحات بھرنے میں تو پھر غلط بیانی بھی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رپورٹس بھجوانے کے طریق کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کہانی لکھنے کی بجائے مضمون نویسی کی بجائے Facts & Figures دیا کریں وہ تو ایک صفحہ پر آجاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہا تھا کہ دیکھیں موجودہ رپورٹ کے نظام میں دقت تو نہیں ہے غلط بیانی تو نہیں ہو رہی۔ اس کو بہتر کرنا ہے تو کس طرح کرنا ہے اور کس طرح سیکرٹریات نے اپنا تبصرہ دینا ہے۔ یہ نہیں کہا تھا کہ 13 صفحات آنے جانے پر لگ جائیں۔ اس لئے اس کو دیکھیں اور پھر مجھے بتائیں۔ آپ کا ڈاک کا خرچ آدھا ہوسکتا ہے۔

معاون صدر (برائے واقفات نو) نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتلایا کہ 1456 واقفات نو ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ 15 سال کی اوپر کیا تعداد ہے۔ رپورٹ پیش کی گئی کہ پندرہ سال سے اوپر 386 ہیں اور ان میں سے 355 واقفات نو نے اپنے وقف کے فارم بھر دیئے ہیں اور کچھ ایسی ہیں جو ابھی 15 سال کی ہوئی ہیں اور انہوں نے ابھی فارم بھرنے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ بعض ایسی ہیں جو 15 سال سے اوپر ہیں لیکن وہ میٹنگز اجلاسات میں نہیں آتیں اور مرکز سے ان کا رابطہ بھی نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کے نام مجھے لکھ کر بھجیں تا کہ ان کو وقف نو سے فارغ کیا جائے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ واقفات نو کو کہا گیا ہے کہ انہوں نے جس لائن میں بھی جانا ہے حضور انور سے اس کی اجازت لیں۔ ان کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جب تعلیم سے فارغ ہوں تو مرکز لکھیں کہ ہم فارغ ہوگئے ہیں ہم کیا کریں؟ حضور انور نے فرمایا ان کی کونسلنگ صحیح ہونی چاہئے۔

حضور انور نے ایک سوال پر فرمایا ظاہر ہے جو اجلاسوں میں نہیں آتیں ان کے ماں باپ نہیں آتے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا ماں باپ کسی کا بھی اخراج ہوا اس کا بچہ وقف نو میں نہیں رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا اگر خاوند کا اخراج ہوا ہے اور اس کی بیوی جماعتی عہدیدار ہے تو اس کو عہدہ سے فارغ کریں، گو کہ بیوی کا قصور نہیں ہے لیکن اس کا باقیوں پر اثر پڑ سکتا ہے۔ تو ایسی صورت میں باقاعدہ اجازت لے کر الیکشن کروائیں یا نامزدگی کریں۔

معاون صدر (برائے سمعی و بصری) سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA کیلئے تیار کئے جانے والے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس طرح پروگرام بناتی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ مہینے میں چار گھنٹے کے پروگرام تیار کئے جاتے ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ دس گھنٹے کے پروگرام تیار کر کے دیا کریں۔ ہمارے جرمن زبان میں ڈسکشن کے پروگرام ہوتے ہیں اور بچوں کے پروگرام بھی تیار کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ Monitor کرنا بھی آپ کا پروگرام ہے کہ جتنے پروگرام بھی آپ نے بنائے ہیں اور مرکز کو بھجوائے ہیں کیا وہ MTA پر نشر ہوتے ہیں۔ یا کتنے نشر ہوئے ہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو ان میں کیا کمی تھی اور اس کمی کو کس طرح دور کرنا ہے یہ سب چیزیں دیکھنا آپ کا کام ہے۔

معاون صدر (برائے رشتہ ناطہ) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کتنی تعداد پر مشتمل لسٹ بھیجی ہے۔ اگر آپ نے نیا عہدہ سنبھالا ہے تو کیا گزشتہ سال کا ریکارڈ نہیں دیکھا۔ فرمایا آپ کی فہرست تیار ہونی چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ سیمینار منعقد کریں اور دیکھیں کہ رشتے کیوں ٹوٹتے ہیں۔ آپس میں بیٹھ کر ڈسکشن ہو۔ جن کے رشتے ٹوٹتے ہیں ان کی کونسلنگ ہو۔ نئی لڑکیاں جو کالج اور یونیورسٹی میں ہیں ان سے پوچھیں کہ تمہاری کیا تجاویز ہیں۔ کس طرح رشتوں میں بہتری پیدا کرسکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر بنایا ہوتا ہے۔ اس میں سب کچھ رکھا ہوتا ہے تو اس میں کیا کام کرتے ہیں۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ جلسہ کے موقع پر ہم صرف فارم اور کوائف وغیرہ وصول کرتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رشتہ ناطہ کی میٹنگ میں لجنہ کا نمائندہ بھی ہونا چاہئے۔

سیکرٹری مال نے حضور انور کے ارشاد پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 8375 ممبرات لجنہ کے بجٹ میں شامل ہیں۔ جو کام کرنے والی خواتین ہیں ان کی تعداد 392 ہے اور لجنہ کا سالانہ بجٹ 3 لاکھ 90 ہزار 890 یورو ہے جس میں سے 2 لاکھ 13 ہزار 350 یورو ممبری چندہ (چندہ مجلس) ہے۔

سیکرٹری صاحبہ نے بتایا کہ کمانے والوں کی تعداد صحیح طرح سامنے نہیں آرہی۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا چاہئے کہ اگر اپنی آمد کے مطابق نہیں دینا تو نہ دو لیکن سچ بولو، جھوٹ نہیں بولنا۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا اجتماع کا خرچ ایک لاکھ 55 ہزار یورو زیادہ ہے۔ اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ اجتماع اسی جگہ ہوتا ہے جہاں جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔ بڑا خرچ مارکیز (Marques) کا ہے پھر ناصرات کی مارکی علیحدہ ہوتی ہے اور ضیافت کی مارکی علیحدہ ہوتی ہے پارکنگ کا کرایہ بھی ہے اور دوسرے بہت سے اخراجات ہیں اور پھر اجتماع میں شامل ہونے والی لجنہ اور ناصرات کی تعداد ساڑھے چار ہزار کے لگ بھگ ہوتی ہے۔

سیکرٹری مال نے حضور انور سے اجازت چاہی کہ ہمارا کام بہت پھیل چکا ہے کیا ایک ایڈیشنل سیکرٹری مال کا تقرر کرلیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایڈیشنل سیکرٹری مال کے سپرد کیا کام کریں گی۔ آپ کی جو نائبات ہیں ان سے کام لیں۔ ایڈیشنل کا مطلب ہے کہ کام تقسیم کرنا ہے۔ یعنی کچھ کام آپ کریں گی اور کچھ کام وہ کریں گی۔ اس طرح شعبہ کا کام دو حصوں میں تقسیم ہوجائے گا۔ اگر کام تقسیم نہیں کرنا تو پھر سمجھدار نائبات رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا نائبات رکھیں۔ تین چار نائبات رکھی جاسکتی ہیں ان کے سپرد کام کریں۔ ایڈیشنل سیکرٹری مال کی ضرورت نہیں ہے۔

کیش رقم کے بارہ میں سیکرٹری مال نے بتایا کہ کیش رقم چار ہزار یورو ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا

کہ تین ہزار یورو تک کیش کی Limit رکھیں اس سے زیادہ نہیں رکھنا۔ نیز کیش والا معاملہ ایک ہاتھ میں رہنا چاہئے۔ اگر ایمرجنسی ہے اور کوئی ادائیگی کرنی ہے تو پھر صدر کے پاس چابی ہونی چاہئے۔ صدر نکال کر دے سکتی ہے۔ صدر اپنا نوٹ لکھ کر رکھ دے گی کہ اتنی رقم یہاں سے لی ہے اور فلاں کو دی ہے۔

سیکرٹری تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیتی کلاسز شروع کی ہیں۔ 261 مجالس میں سے 171 مجالس میں کلاسز لگ رہی ہیں اور ہر مہینہ ایک کلاس ہوتی ہے۔ ان کلاسز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ خطابات بھی پڑھائے جاتے ہیں جو حضور انور نے لجنہ سے کئے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے کینیڈا کے جلسہ میں، یوکے میں اور جرمنی میں لجنہ سے جو خطاب فرمائے تھے وہ ان کلاسز کے پروگراموں میں شامل کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا دنیا کے کسی ملک کے دورہ میں یا خطبہ میں یا تقریر میں لجنہ کے تعلق میں کوئی ہدایت ہوتی ہے تو جو اچھی مجالس ہیں وہ ان ہدایات کو لے کر Points نکالتی ہیں اور پھر ان کے مطابق اپنے پروگرام بناتی ہیں۔ جرمنی میں ایسا نہیں ہوتا۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ ہر ماہ حضور انور کے خطبات کے Points نکال کر بتائے جاتے ہیں اور دہرائی کروائی جاتی ہے۔ ہماری رپورٹس کے مطابق چھ ہزار سے کم تعداد ایم ٹی اے سن رہی ہے۔

MTA سننے والوں کی تعداد کے بارہ میں حضور انور نے استفسار فرمایا کہ براہ راست سننے والے کتنے ہیں اور خلاصہ لکھ کر جو جاتا ہے وہ کتنی ہے جو سنتی ہیں اور ان تک یہ پہنچتا ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ اجلاسات میں صدران یہ خلاصہ بیان کرتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خلاصہ سے تو پوری طرح پتہ نہیں چلتا۔ مثلاً ایک فقرہ کئی مرتبہ دوہرایا جاتا ہے اور ہر دفعہ مختلف زاویہ اور پہلو سے ہوتا ہے لیکن خلاصہ میں تو یہ چیز اس طرح نہیں آتی۔

پورا خطبہ جمعہ سن کر اپنی سوچ کے مطابق جو اخذ کرتا ہے وہ بالکل اور ہوتا ہے حضور انور نے فرمایا کہ جو پڑھی لکھی خواتین ہیں وہ خطبہ کے Points نوٹ کریں پھر آپ کو منظوری کے لئے دیں۔ آپ اس کا جائزہ لیں کہ خلاصہ میں خطبہ کے تمام اہم Points آ گئے ہیں۔ اس کے بعد جب تسلی ہو تو پھر مجالس کو بھجوایا جائے۔

اگر مختلف مجالس میں ہر ایک نے اپنی مرضی سے خلاصہ نکالا تو پھر دیکھنا پڑے گا کہ اس نے کیا اخذ کیا ہے۔ پھر خلاصہ نکالنے والی کی تعلیمی قابلیت دیکھنی پڑے گی۔ اگر کسی کی معمولی تعلیم ہے اور دینی بیک گراؤنڈ نہیں ہے تو وہ کچھ کا کچھ خلاصہ بنا دے گی۔ جو کم پڑھی لکھی ہیں وہ اپنی مرضی کا خلاصہ بنائیں گی اس طرح ہر مجلس میں اپنے اپنے طور پر مختلف خلاصے پیش کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ وحدت اور یکسانیت پیدا کرنے کے لئے مرکزی سطح پر ہونا چاہئے۔ اگر خلاصہ نکالنا ہے اور مجلس کو دینا ہے تو پھر مرکزی سطح پر ہو اور پھر اس کو تمام مجالس کو بھجوایا جائے۔

حضور انور نے فرمایا ہفتہ میں جو ایک گھنٹہ کا خطبہ ہوتا ہے اس کا اثر باقی چھ دنوں میں جاری ہو جاتا ہے۔ جگالی کرتے رہیں تو اثر قائم رہتا ہے۔ جن گھروں میں دینی ماحول ہے اور جماعتی خدمت کر رہے ہوتے ہیں تو وہاں اثر قائم رہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ جن گھروں میں اعتراض ہو رہے ہوتے ہیں تو وہاں نوجوان بچے کیا اثر لیں گے۔ یہ بھی سنا ہے کہ نئی صدر لجنہ بنا کے خود ہی خلیفہ وقت نے اصول توڑ دیئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ اصول دوسروں کے لئے ہیں کانسٹی ٹیوشن میں لکھا ہوا ہے۔ خلیفہ وقت کے لئے کوئی اصول نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ دیکھیں جن گھروں میں اعتراض ہوتے ہیں۔ نظام پر تنقید ہوتی ہے تو لجنہ اصلاح کا کام کروا سکتی ہے۔ خواتین کا گھروں میں زیادہ آنا جانا ہوتا ہے۔ مردوں کا اس طرح گھروں میں آنا جانا نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ 800 کی تعداد میں سے 300 نے تعاون شروع کر دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا عہدیداران سے گلے شکوے ہوتے ہیں۔ معمولی شکوے ہوتے ہیں۔ دور کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کسی عہدیدار کی بیعت کی ہے تو پھر بیشک نہ ملو بیشک تعاون نہ کرو لیکن اگر حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی ہے تو پھر اگر کوئی شکوہ ہے تو خلیفہ وقت کے سامنے بیان کرو۔

حضور انور نے فرمایا یو۔کے لجنہ کی سیکرٹری تربیت صفیہ اسلام نے ایک سوالنامہ تیار کیا تھا اور پھر مختلف جگہوں سے عورتوں اور بچیوں سے جوابات حاصل کئے۔ ان سوالوں کی بنیاد پر جو معلومات حاصل ہوئیں۔ میں نے یو۔کے جلسہ، جرمنی جلسہ اور لجنہ یو۔کے کے اجتماع پر تقریر کی تھی۔ اب آپ کی طرف سے بھی آئے گا کھل کر مسائل پتہ کریں۔ ان کی سوچیں کیا ہیں عورتوں اور بچیوں کی۔ مسئلہ یہ ہے کہ مختلف طبقوں کے لوگ ہیں جو اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان پڑھ بھی ہیں اور پڑھے ہوئے بھی ہیں۔ لیکن آئندہ نسل ٹھیک ہو جائے گی۔ پڑھی لکھی ہوئی ہو گی لیکن اب ڈیل کرنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ میں میں نے ذکر کیا تھا کہ کس طرح 12 سال کی لڑکیوں کو حجاب کی طرف قائل کریں۔ میں نے انہیں بتایا تھا کہ بچے کی تربیت تو اس کی پیدائش سے شروع ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے بعد کانوں میں نداء دی جاتی ہے۔ پھر تین سال کی عمر سے بچے کو ایسا لباس پہنائیں کہ احساس ہو کہ ڈھکا ہوا لباس ہے تو پھر یہی لباس عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آگے چلے گا اور بچیاں بڑی عمر میں جا کر بھی ایسا ہی لباس پہنیں گی جو سارے جسم کو ڈھانپ رہا ہو گا کیونکہ بچپن سے اس کی عادت آپ نے ڈالی ہو گی۔

لیکن اگر چھوٹی عمر میں ایسا لباس پہنایا ہے جس سے جسم ڈھکا ہوا نہیں ہے اور پھر بعد میں بھی بچی اسی طرح کا لباس پہنتی رہے گی۔ جس سے جسم پوری طرح ڈھکا ہوا نہیں ہو گا تو پھر 12/11 سال کی عمر میں کہے گی کہ یہی میرا لباس ہے۔

حضور انور نے فرمایا جین کے بارہ میں مجھ سے سوال کیا جاتا ہے میرا جواب یہ ہوتا ہے کہ جین پہننا منع نہیں ہے بشرطیکہ قمیص اتنی لمبی ہو ننگ ڈھانپا ہوا ہو۔ جین کے ساتھ چھوٹی قمیص پہننے کی اجازت نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا اتنی شرم وحیاء ہونی چاہئے کہ لباس مکمل ہو اور ننگ نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس واقعہ کا ذکر فرمایا جس کا بیان قرآن کریم میں سورۃ القصص میں ہوا ہے کہ جب آپؑ مدین کے پانی کے گھاٹ پر پہنچے اور دو عورتوں کے جانوروں کو پانی پلایا۔ بعد میں ان میں سے ایک **تمشی علی استحیاء** حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حیاء سے لجاتی ہوئی آئی۔

حضور انور نے فرمایا۔ اصل حیاء ہی ہے۔ یہ ماؤں کا فرض ہے کہ بچیوں کی تربیت کریں اور ان کے ذہنوں میں ڈالیں اور ان کو بتائیں کہ یہ نقصانات ہیں اور یہ فوائد ہیں۔ حضور انور نے فرمایا شرمانے کی بات نہیں ہے۔ بچیوں کے ساتھ چھوٹے چھوٹے لیول پر میٹنگ کریں اور ان کو سمجھائیں اور ان سے پوچھیں کہ ان مسائل سے رکنے کیلئے کیا تجویزیں ہیں تو اس طرح ان کو کچھ خیال تو آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا جرمن احمدی لڑکیاں حجابوں کو اپنا رہی ہیں اور جو اپنی ہیں وہ چھوڑ ہی ہیں۔ ربوہ سے آتی ہیں تو نقاب ہوتا ہے اور یہاں آ کر سکارف ہو جاتا ہے۔

اس سوال کے جواب پر کہ کیا جو عورت پردہ نہیں کرتی وہ عہدیدار بن سکتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عہدیدار کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق باپردہ ہونا چاہئے۔ عہدیدار کا ماتھا اور بالوں کا پچھلا حصہ پوری طرح ڈھکا ہوا ہو۔ جسم کی نمائش نہ ہو جو قرآن کریم کی تعلیم ہے اس کے مطابق عمل ہے تو عہدیدار بن سکتی ہے ورنہ نہیں۔ خواہ کوئی پڑھی لکھی ہو۔ کتنا ہی کام کرنے والی ہو وہ عہدیدار نہیں بن سکتی جب تک کہ پردہ نہ ہو۔

اس سوال کے جواب پر کہ جو بچیاں پروگراموں، اجلاسات میں شامل نہیں ہوتیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نصیحت کرتے چلے جائیں اور والدین کو سمجھائیں جماعتی طور پر کوشش کریں۔ امیر صاحب کے ذریعہ والدین کو کہلوائیں۔ پھر مجھے لکھیں کہ یہ یہ کمیاں ہیں اور یہ معلومات ہیں اور یہ حالات ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ بعض خاوند ایسے ہیں جو پردہ میں روک بنتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان خواتین سے پوچھیں کہ خاوندوں سے باقی باتیں منواتی ہو تو یہ بھی منوا لو۔ یہ تو سب بہانے ہیں جب دل چاہ رہا ہوتا ہے تو پردہ کر لیتی ہیں۔ ورنہ اپنے خاوند کو کہیں کہ اگر ساتھ لے کر جانا ہے تو پردہ کے ساتھ لے کر جاؤ ورنہ نہیں لے کر جانا تو نہ لے کر جاؤ۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا MTA کے پروگراموں میں پردہ کے ساتھ آنا ہے۔ ننگے چہرہ کے ساتھ نہیں آنا۔

حضور انور نے فرمایا جرمنی کی خواتین نے اور افریقن خواتین نے پردہ میں ترقی کی ہے اور آپ پیچھے جا رہی ہیں۔ ابھی چند دن پہلے ایک جرمن لڑکی ملاقات میں آئی تھی۔ اس کا بڑا اچھا پردہ تھا۔ ایک لڑکی یوکے میں، آکسفورڈ یونیورسٹی میں Ph.D (پی ایچ ڈی) کر رہی ہے۔ اس کا اتنا اچھا پردہ ہے اس کو تو شرم نہیں آتی۔

سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ وقف جدید کی رپورٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ لجنہ جرمنی کے 2 لاکھ 72 ہزار 700 یورو کے وعدے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ زور دو تا کہ ادائیگی ہو جائے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کے ننھے مجاہد ہوتے ہیں تحریک جدید کے نہیں۔

محاسبہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ فائلوں کی پڑتال کرتی ہوں اور حساب درست کرواتی ہوں۔ اس کے علاوہ لجنہ جرمنی کی تاریخ مرتب ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں بھی کام کر رہی ہوں۔

معاون صدر (برائے وصیت) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ موصیات کی تعداد کیا ہے۔ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ موصیات کی کل تعداد 2577 ہے۔ جس میں سے 2006 ایسی خواتین ہیں جو جیب خرچ پر چندہ وصیت ادا کرتی ہیں اور 568 کمانے والی خواتین ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وصیت کے معیار کو بڑھائیں نوجوان لڑکیوں میں وصیت کے معیار کو بڑھائیں گی تو آپ کے تربیتی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

بعد ازاں سیکرٹری صحت جسمانی کی اسسٹنٹ مدیرہ رسالہ لجنہ اور شعبہ ہومیوپیتھی فرسٹ کی کارکنہ نے اپنے شعبوں کا تعارف کروایا۔

سیکرٹری دعوت الی اللہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کیا ٹارگٹ رکھا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ابھی کام شروع کئے ایک مہینہ گزرا ہے۔ ٹارگٹ خود بنا لیں۔ اور دعوت الی اللہ کے لئے نئے راستے نکالیں۔ جو سٹوڈنٹ ہیں وہ سٹوڈنٹ سے

رابطے کریں۔شہروں سے باہر نکلیں اور چھوٹی جگہوں پر جا کر دینی سیمینار کریں اور عورتیں سے رابطہ کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مکس گیدرنگ میں، میں نے کھانے پینے کی اجازت نہیں دی۔کھانے پینے کے علاوہ اگر پورے پردے میں ہوں تو پھر صرف بیٹھنے کی اجازت ہے۔کھانے پینے کی ہرگز نہیں۔کھانے کے وقت پردہ میں سکرین کے پیچھے جا کر کھانا کھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کسی کے اعتراض سے ڈر کر ہم نے (دینی) تعلیم کا حکم ختم نہیں کر دینا۔سوال یہ نہیں کہ کوئی دیکھتا ہے یا نہیں۔سوال یہ ہے کہ حجاب ختم ہو جاتا ہے۔مکس ہونے کی جو روک ہے وہ ختم ہو جاتی ہے۔ جب یہ روک ختم ہوتی ہے تو پھر دوستیاں ہو جاتی ہیں اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ بعض دفعہ مرد سلام کرتے ہوئے عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں اور یہ بات ہماری دعوت الی اللہ میں روک بنتی ہے اور ہم پر اعتراض ہوتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا مردوں کی اصلاح کی ضرورت ہے مرد سلام کرنے میں عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں تو مردوں کو بتائیں کہ آپ ہماری دعوت الی اللہ میں روک بنتے ہو۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ بعض احمدی سمجھتے ہیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں اس لئے ہماری مرضی ہے ہم آزاد ہیں، ہم اپنی مرضی کا پردہ کریں، اپنی مرضی کا لباس پہنیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ **لا اکراہ فی الدین** دین میں کوئی جبر نہیں ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے ورنہ سارے احکامات ختم ہو جاتے ہیں نہ نماز پڑھو، نہ روزہ رکھو، جبر کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دین حق قبول کرتے ہیں ان پر قبولیت کے لئے کوئی جبر نہیں ہے۔ لیکن جب تم دین حق قبول کرتے ہو تو اس عہد کے ساتھ آئے ہو کہ جو بھی احکام ہیں ان کی پابندی کروں گا۔جس کو منظور ہے وہ آئے جس کو منظور نہیں وہ نہ آئے۔ جو باہر جانا چاہتا ہے اس کے لئے رستہ کھلا ہے۔چلا جائے۔زبردستی کسی کو احمدی نہیں بنایا جا سکتا۔

سیکرٹری تجنید نے بتایا کہ ہماری لجنہ کی تجنید 8622 ہے۔

سیکرٹری اشاعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے جو بھی رسالہ نکالنا ہے۔مجھے بتائیں پھر بتاؤں گا کہ کس کو چیک کروانا ہے۔رسالہ کے ایڈیٹوریل بورڈ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایڈیٹوریل بورڈ کوئی بھی ہو سکتا ہے صدر صاحبہ لجنہ کسی کو بھی بنا سکتی ہیں جرمن ایڈیٹوریل بورڈ الگ ہوگا جو کام بھی اس بورڈ سے لینا چاہیں لے سکتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اشاعت دین کیلئے سود جائز ہے۔لیکن حضرت اقدس مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سود اشاعت کیلئے جائز نہیں ہوگا۔چندے اتنے آ جائیں گے کہ ضرورت نہیں رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جن لڑکیوں کی جرمن زبان بہت اچھی ہے ان سے مضامین لکھوائیں۔ان کی ٹریننگ ہو جائے گی کہ کس طرح جماعتی روایات کے اندر رہتے ہوئے مضامین لکھنے ہیں۔

سیکرٹری خدمت خلق نے اپنی رپورٹ پیش کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر صاحبہ لجنہ سے فرمایا کہ شعبوں کو بجٹ دیا کریں تا کہ یہ خدمت خلق کے کام کریں۔حضور انور نے سیکرٹری خدمت خلق کو ہدایت دی کہ اپنا لائحہ عمل بنائیں اور پھر اپنے پروگرام کی صدر صاحبہ سے منظوری لیں۔

سیکرٹری ناصرات نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری 2ہزار 340 کی تجنید ہے اور 261 مجالس ہیں۔مجالس میں اجلاسات ہوتے ہیں اور ناصرات کے پروگرام ہوتے ہیں۔

سیکرٹری صنعت و دستکاری نے بتایا کہ نمائش وغیرہ لگائی جاتی ہے۔

سیکرٹری تعلیم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس سال کا کیا پروگرام ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب مقرر کر لیں۔اگر جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود کی کوئی کتاب نہیں ہے تو اقتباسات دیئے جا سکتے ہیں۔کتاب شرائط بیعت کا ترجمہ جرمن زبان میں ہو چکا ہے۔اس میں بہت سے اقتباسات آ گئے ہیں وہاں سے ایک ایک دو دو کر کے دیئے جا سکتے ہیں۔

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش ہوئی کہ جماعت نے بھی ایک کتاب مقرر کی ہوئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن جماعت کا اپنا پروگرام ہے لجنہ اپنا پروگرام بھی بنا سکتی ہے اور جماعتی پروگرام کے ساتھ ساتھ اپنے طور پر بھی کوئی کتاب یا کوئی حصہ پڑھنے کیلئے مقرر کر سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ کو ہر مہینے کچھ نہ کچھ مطالعہ کے لئے اپنی مجالس کو دینا چاہئے۔خواہ کتاب کے دو صفحے پڑھیں۔اس سے پڑھنے کی عادت پڑ جائے گی۔

لجنہ ویب سائیٹ کی انچارج کو حضور انور نے فرمایا کہ عاملہ کی سیکرٹریات کو پروگرام بنا کر دیں۔آپ کی مرکزی عاملہ کس طرح فوری طور پر صدران مجالس سے Comunicate کر سکتی ہے۔اس طرح کام میں تیزی آئے گی۔حضور انور نے فرمایا ماہانہ رپورٹ جو مجھے بھیج رہے ہیں۔اس پر بھی کام جلدی کریں اور ویب سائیٹ کا یہ شعبہ جنرل سیکرٹری کے ساتھ attach ہو۔

سیکرٹری ضیافت اور قائمقام صدر لجنہ فرینکفرٹ نے اپنے شعبوں کا تعارف کروایا۔

سیکرٹری تربیت نومبائعات سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنی نومبائعات آپ کے رابطہ میں ہیں۔حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ کل 55 نومبائعات سے ہمارا رابطہ ہے جن میں سے 27 جرمن خواتین ہیں۔ 9 ٹرکش ہیں، پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھنے والی 7 ہیں جبکہ باقی مختلف اقوام کی ہیں۔یہ جس جس حلقہ میں ہیں وہاں کی مجالس نے ان سے رابطہ رکھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو رابطہ میں نہیں ہیں اور آپ کے پروگراموں میں نہیں آتی ان سے پوچھ لیں اگر نہیں آنا چاہتی تو واضح کر دیں اور ہمیں بتا دیں تا کہ ہم اپنی تجنید سے نکال دیں۔

حضور انور نے فرمایا جو پرانی نومبائعات ہیں، ان کی تعلیم و تربیت کا پروگرام عام جماعتی پروگرام سے کم ہو لیکن نئی نومبائعات کے پروگرام سے زیادہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا اپنی تمام مجالس کی سیکرٹریان نومبائعات کو توجہ دلائیں کہ اپنے اپنے حلقہ کی نومبائعات کو اب جلد نظام کا حصہ بنائیں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے اجلاسات کے آدھے پروگرام جرمن زبان میں ہونے چاہئیں تا کہ ان کو احساس ہو کہ ہم نظام کا حصہ ہیں۔حضور انور نے فرمایا اپنے شعبہ کے ماتحت ان کی علیحدہ کلاس بھی لیا کریں۔

حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ انتخاب کے بعد شکایت آ جاتی ہے کہ پراپیگنڈہ ہوا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب ایسی شکایت آتی ہے تو پھر کمیشن بنائیں۔اگر شکایت ثابت ہو جائے تو اس کو فارغ کریں اور نیا انتخاب ہو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ اگر بوڑھی عورتیں ہیں اور مجبوری سے کسی دوسرے کے خرچ پر ہیں۔اندر کی حالت تو کوئی نہیں جانتا، تو ان سے چندہ مجلس نہ لیں بس یہ ہے کہ یہ عہدیدار نہیں بن سکتیں۔

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ خدیجہ کی مدیرہ نے دریافت کیا کہ کیا اشاعت کا کوئی چندہ ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا۔اشاعت کا کوئی چندہ نہیں ہے۔ لجنہ کا اتنا بڑا بجٹ ہے۔صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کو چاہئے کہ اس بجٹ میں اشاعت کیلئے بھی نکالیں۔اگر شوریٰ میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔تو مجلس عاملہ میں رکھ کر اپنے لئے کوئی فیصلہ کریں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر انتخاب کے بعد کوئی معذرت کرتی ہے اور اگر کوئی جائز وجہ ہے تو مجھے لکھ کر فیصلہ لیں کہ اس معذرت کرنے والی کو آئندہ کام کرنے کی اجازت ہو گی یا نہیں۔

اسی طرح اگر کوئی عہدیدار اپنی منظوری ہو جانے کے بعد معذرت کرتی ہے تو پھر اس عہدہ پر انتخاب دوبارہ کروایا جائے۔حضور انور نے فرمایا حالات کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ دوبارہ انتخاب ہو یا جو پہلے انتخاب میں نمبر 2 پر ہے اس کو نامزد کیا جائے۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ اگر قواعد کے مطابق کوئی بقایا دار ہے اور وہ انتخاب کے اعلان کے بعد جمع کرواتا ہے تو وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتا۔

یونیورسٹی میں دعوت الی اللہ پروگراموں کے انتظام اور سیمینار کے انعقاد کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ یونیورسٹی میں جو دعوت الی اللہ پروگرام ہوں گے۔ اس میں لڑکے بھی آ جائیں گے اور لڑکیاں بھی ہوں گی۔حضور انور نے فرمایا پھر آپ کو پردہ میں رہ کر لیکچر دینا پڑے گا۔یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کسی احمدی طالب علم کے ذریعہ یا اپنے کسی عالم کو بلا کر لیکچر دلوا دیں۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹیوں میں احمدی لڑکیاں یہ خیال رکھیں کہ لڑکوں کے ساتھ علیحدہ بیٹھ کر گپ شپ نہ لگائیں۔اس سے دوستیاں بڑھتی ہیں اور پھر ادھر ادھر بازاروں میں جانا شروع ہو جاتا ہے۔ یونیورسٹی میں اپنی پڑھائی کے سلسلہ میں اگر کسی طالب علم سے کوئی مدد لینی ہے تو اس میں روک نہیں جہاں تک یونیورسٹی میں انفرادی دعوت الی اللہ کا تعلق ہے اس بارہ میں پہلے ہی ہدایت دی ہوئی ہے کہ لڑکیاں، لڑکیوں کو دعوت الی اللہ کریں اور لڑکے، لڑکوں کو دعوت الی اللہ کریں۔

سیکرٹری صحت جسمانی کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو 30 سال کے اوپر کی خواتین ہیں۔ان کے لئے لیکچر کا انتظام کروائیں، سیمینار کروائیں تا کہ یہ اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ڈاکٹرز سے، ہارٹ سپیشلسٹ سے لیکچر کروایا جا سکتا ہے۔ عورتوں کیلئے عورتوں سے لیکچر کروایا جا سکتا ہے۔کسی لیڈی ڈاکٹر سے کروایا جا سکتا ہے۔

اس میٹنگ کے آخر پر ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حلقہ جات میں، مجالس میں معاون صدر نہیں ہو سکتی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ تقریباً دو گھنٹے جاری رہنے کے بعد سات بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوئی۔میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم طارق جاوید صاحب انجینئر ڈائریکٹر PTCL فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم شاہد جاوید صاحب ڈی۔ پی۔ او راجن پور اور ان کی اہلیہ مکرمہ عالیہ جاوید صاحبہ کو چوتھے بیٹے سے نوازا ہے۔ بیٹے کا نام حسن جاوید تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ایم ایس جاوید صاحب مرحوم اور مکرمہ مبارکہ جاوید صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ ضلع بہاولپور کا پوتا اور مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب سابق صدر حلقہ گارڈن ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو متقی، ذہین وفطین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالوہاب شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر محترم قاضی محمد کھٹانہ صاحب ابن مکرم مولوی عبدالغنی صاحب مرحوم 6 نومبر 2009ء کو بعمر 81 سال اللہ کو پیارے ہو گئے۔ مرحوم حضرت میاں نیک عالم صاحب عرف مولوی عبدالحلیم صاحب مرحوم (جنہوں نے تحریری بیعت کی تھی) کے پوتے اور حضرت مولوی عبدالحی صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود کی آخری ایام میں دستی بیعت کی سعادت حاصل ہوئی کے بھتیجے تھے۔ مرحوم نے کچھ عرصہ قادیان میں حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی زیر شفقت تعلیم حاصل کی پھر فوج میں چلے گئے اور قوم وملک کی خدمات بجالاتے رہے۔ آرمی سے ریٹائر ہونے کے بعد قریباً آٹھ دس سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات انجام دیں۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی معیت حاصل ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے قرب کا تعلق رہا۔ خلفاء سلسلہ سے بہت پیار تھا اور دل سے قدر کرتے تھے۔ چندہ عام بھی 1/16 کی بجائے 1/10 ادا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ گھر میں صفائی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور دعاؤں میں خاص شغف رکھتے تھے۔ غریبوں یتیموں اور مسکینوں کی امداد میں خوشی محسوس کرتے تھے۔ اور حسب توفیق اس خدمت میں لگے رہتے تھے۔ وفات سے چند دن قبل فیصل آباد کی ایک بیوہ خاتون کا اخبار میں امداد کے لئے اعلان پڑھا اور اس خاتون کو اپنے پاس سے -/500 روپے اپنے پوتے سے منی آرڈر کروائے۔ اس خاتون کے وصولی رقم کا فون ان کی وفات کے بعد موصول ہوا۔ اور ان کی وفات کی خبر پا کر اس نے بہت دکھ محسوس کیا۔ مرحوم بزرگ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ بیٹا، بہو، تین بیٹیاں، پوتے، پوتی، نواسے، نواسیاں اور دو بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی دخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ علیّین میں مقام دے اور پیار ومغفرت کا سلوک فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے نیز ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی سعادت عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرزاق فراز صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خسر محترم حافظ قاری عاشق حسین صاحب آف سانگلہ ہل کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد مورخہ 31 دسمبر 2009ء کو بعمر تقریباً 65 سال وفات پا گئے۔ مورخہ یکم جنوری 2010ء کو ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالوہاب صاحب شاہد مربی سلسلہ نے بیت المہدی میں پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم حافظ عارف اللہ صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے 1976ء کے نامساعد حالات میں قبولیت احمدیت کی توفیق پائی اور مخالفت کی وجہ سے آپ کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کو راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ بعد ازاں آپ ربوہ منتقل ہو گئے اور کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں قرآن کریم پڑھانے اور پھر مدرسۃ الحفظ میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو بیت مبارک میں تراویح پڑھانے کا موقع ملتا رہا۔ اور دارالبرکات کے صدر محلّہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم حافظ عارف اللہ صاحب، مکرم سیف اللہ طارق صاحب، مکرم محمد محسن صاحب، تین بیٹیاں مکرمہ حلیمہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد ناصر صاحب، مکرمہ اسماء نصر صاحبہ اہلیہ مکرم نصر اللہ صاحب مرحوم اور خاکسار کی اہلیہ مکرمہ عارفہ فراز صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاری صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد ابراہیم خان صاحب سیکرٹری جنرل لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے مددگار کارکن مکرم عبدالرشید تبسم صاحب مورخہ 2 جنوری 2010ء کو سائیکل سے گر گئے۔ جس کی وجہ سے بائیں کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت و سلامتی اور مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆......☆......☆

تحریک مصالحت اور اس کا اثر

دعوت الی اللہ کا نظام چونکہ جماعت مومنین نے باہمی اتفاق واتحاد اور جذبہ اخوت کے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اس لئے حضرت مصلح موعود نے دعوت الی اللہ پر زور دینے کے ساتھ 8 جنوری 1932ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت سے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ہم اس نئے سال کو اس غرض کے لئے وقف کر دیں کہ جماعت سے تمام لڑائیاں جھگڑے تفرقے اور عناد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مٹا دیں۔ اس سلسلہ میں احباب جماعت کو یہ خاص ہدایت بھی فرمائی کہ جو شخص اپنے دوسرے بھائی سے کسی وجہ سے نہیں بولتا۔ یا اس سے عداوت اور بغض رکھتا ہے وہ فوراً اپنے بھائی کے پاس جائے اور اس سے خلوص دل کے ساتھ صلح کر لے اور آئندہ کے لئے کوشش کرے کہ آپس میں کوئی جھگڑا نہ ہو۔

حضرت مصلح موعود کے اس خطبہ جمعہ کا جماعت پر حیرت انگیز اثر ہوا اور جماعت کے دوستوں نے اپنی رنجشوں اور کدورتوں کو حضور کے اشارہ پر چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے مالی نقصان گوارا کر کے خطبہ سنتے یا پڑھتے ہی صلح کر لی۔ مستثنیات تو ہر معاملہ میں چلتی ہیں۔ تاہم شاذ ونادر ہی کوئی ایک شخص ہوگا جو اس سعادت سے بکلی محروم رہا ہو۔

جماعت میں صلح وآشتی کا یہ خوش کُن نظارہ دیکھ کر حضور نے 29 جنوری 1932ء کے خطبہ جمعہ میں نہایت خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مگر ساتھ ہی نصیحت فرمائی:

"میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ لوگ اپنے دلوں کو دوسروں کی نسبت صاف کر لیں اور خواہ وہ مظلوم ہی کیوں نہ ہوں صلح کریں۔ میری یہ نصیحت نامکمل رہے گی اور فتنوں کا سد باب پوری طرح نہیں ہوگا جب تک میں اس کا دوسرا حصہ بھی بیان نہ کروں اور وہ یہ ہے کہ نہ صرف دوسروں کے متعلق ہر قسم کی کدورت سے اپنے دلوں کو صاف کرو بلکہ اس امر کو بھی مدنظر رکھو کہ کسی مظلوم کا معافی مانگ لینا ایسی بات نہیں جو تمہارے لئے خوشی کا موجب ہو سکے بلکہ خوشی صرف اسی کے لئے ہے جس نے معافی مانگی اور تمہیں خوشی اس وقت حاصل ہوگی جب تم اپنے خدا کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اگر دوسروں کے حقوق کو تم نے غصب کیا ہوا ہے تو وہ حقوق ادا کر دو اور اگر تم پر کسی کا مالی یا جانی یا اخلاقاً حق ہے تو وہ اسے دیدو۔ ورنہ اگر تم دوسروں کے حقوق ادا نہیں کرتے تو خواہ دوسرا شخص تم سے ہزار معافی مانگے اس کا درجہ بڑھتا جائے گا لیکن تمہارا جرم اور گناہ بھی ساتھ ساتھ بڑھتا جائے گا۔ کیونکہ وہ شخص میرے کہنے پر تمہارے پاس گیا اور اس نے مظلوم ہونے کے باوجود تم سے معافی مانگی مگر تم نے باوجود ظالم ہونے کے اور باوجود اس کے معافی مانگ لینے کے اس کے حقوق کی ادائیگی کا خیال نہ کیا اور تم نے اپنے دل میں یہ سمجھ لیا کہ وہ نیچا ہو گیا۔ پس اپنے نفوس کو اس غرور میں مبتلاء نہ ہونے دو کہ ہم نے دوسرے کو نیچا دکھا دیا۔ کیونکہ وہ معافی مانگ کر نیچا نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اونچا ہو گیا۔ کیونکہ اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور خلیفہ وقت کی بات مانی مگر تم جو اس وقت اپنے آپ کو اونچا سمجھ رہے ہو دراصل نیچے گر گئے جس طرح انسان جتنا اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ میں جھکتا ہے۔ خدا اس کو اوپر اٹھاتا ہے یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان پر لے جاتا ہے اسی طرح جو شخص اپنے بھائی سے معافی مانگتا ہے وہ نیچے نہیں گرتا بلکہ اس کا درجہ بلند ہوتا ہے اور خدا کے حضور بہت بلند ہو جاتا ہے۔

(الفضل 4 فروری 1932ء ص 5)

کچھ عرصہ بعد جبکہ جماعتی مخالفت زوروں پر تھی جماعت کے ایک طبقہ میں اندرونی مناقشات نے پھر سر اٹھایا اور اس تحریک کے اثرات زائل ہوتے نظر آئے تو مقدس امام نے 26 مئی 1935ء کو پھر توجہ دلائی کہ:

"کوئی احمق ہی اس وقت اپنے بھائی سے لڑ سکتا ہے۔ جب کوئی دشمن اس کے گھر پر حملہ آور ہو ایسے نازک وقت میں اپنے بھائی کی گردن پکڑنے والا یا تو پاگل ہوسکتا ہے یا منافق۔ ایسے شخص کے متعلق کسی مزید غور کی ضرورت نہیں وہ یقیناً یا تو پاگل ہے اور یا منافق اس لئے آج چھ ماہ کے بعد میں پھر ان لوگوں سے جنہوں نے اس عرصہ میں کوئی جھگڑا کیا ہو۔ کہتا ہوں کہ وہ توبہ کریں توبہ کریں۔ ورنہ خدا کے رجسٹر سے ان کا نام کاٹ دیا جائے گا اور وہ تباہ ہو جائیں گے۔ منہ کی احمدیت انہیں ہرگز نہیں بچا سکے گی۔ ایسے لوگ خدا کے دشمن ہیں۔ رسولؐ کے دشمن ہیں۔ قرآن کے دشمن ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ خون آلود گندے چیتھڑے کی طرح ہیں جو پھینک دیئے جانے کے قابل ہیں۔ اس لئے ہر وہ شخص جس نے اپنے بھائی سے جنگ کی ہوئی ہے اس سے کہتا ہوں کہ پیشتر اس کے کہ خدا کا غضب اس پر نازل ہو وہ ہمیشہ کے لئے صلح کر لے اور پھر کبھی نہ لڑے"۔

(الفضل 12 جون 1935ء ص 8 کالم 4,3)

ضرورت ہومیوڈاکٹرز

مجلس نصرت جہاں کو ایسے مخلص ہومیوڈاکٹرز کی ضرورت ہے جو افریقہ میں خدمت سرانجام دے سکیں۔ ایسے گریجوایٹ ہومیوڈاکٹرز جو DHMS (یا اس سے زیادہ) اور B.A یا M.A کی ڈگری رکھتے ہوں اور انگریزی پر اچھا عبور ہو مجلس نصرت جہاں سے رابطہ کریں۔ فون نمبر: 047-6212967

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

11 جنوری 2010ء

1-40 am	فوڈ فار تھاٹ
2-15 am	جلسہ سالانہ قادیان 2007ء
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2010ء
4-15 am	کامیاب کہانیاں
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت
5-30 am	یسرنا القرآن
5-50 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-20 am	لقاء مع العرب
7-30 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جنوری 2010ء
8-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	فوڈ فار تھاٹ
9-20 am	سوال و جواب
10-10 am	کامیاب کہانیاں
11-05 am	تلاوت، درس حدیث، بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-05 pm	چلڈرن کلاس
1-00 pm	فرنچ کلاس
1-20 pm	خلافت جوبلی کوئیز
1-45 pm	فرنچ سروس
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-10 pm	تقریر جلسہ سالانہ
5-10 pm	تلاوت، بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-10 pm	بنگلہ پروگرام
7-10 pm	خطبہ جمعہ 26 دسمبر 2008ء
8-05 pm	تقریر جلسہ سالانہ
9-05 pm	چلڈرن کلاس
9-55 pm	جلسہ سالانہ ہالینڈ
10-40 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-00 pm	عربی سروس

12 جنوری 2010ء

12-05 am	لقاء مع العرب
1-10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1-40 am	چلڈرن کلاس
2-50 am	خطبہ جمعہ 28 نومبر 2008ء
3-40 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am	تلاوت، درس حدیث اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-05 am	فرنچ کلاس
6-25 am	لقاء مع العرب
7-30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-50 am	فرنچ سروس
8-45 am	جلسہ سالانہ ہالینڈ
9-40 am	جماعت احمدیہ کا تعارف
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
12-05 pm	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
1-05 pm	سوال و جواب
1-40 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے۔
2-00 pm	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-10 pm	تلاوت، درس ملفوظات، سائنس اور میڈیسن ریویز
6-10 pm	یسرنا القرآن
6-40 pm	بنگلہ پروگرام
8-00 pm	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع 2005ء
8-30 pm	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
9-30 pm	سوال و جواب
10-00 pm	یسرنا القرآن
10-30 pm	تاریخی حقائق پروگرام نمبر 3
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

13 جنوری 2010ء

12-35 am	عربی سروس
1-35 am	سائنس اور میڈیسن ریویو
2-05 am	حضور انور کی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک نشست
3-05 am	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع
3-35 am	انتخاب سخن
5-35 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
5-05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت
5-35 am	یسرنا القرآن
6-00 am	لقاء مع العرب
7-00 am	عربی سیکھئے
7-25 am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول
8-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-45 am	سوال و جواب
9-20 am	انتخاب سخن
10-30 am	مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع 2005ء
11-05 am	تلاوت، سیرت النبی ﷺ
11-35 am	کالنگ آل کِکس
12-05 pm	بستان وقف نو
1-10 pm	جامعہ احمدیہ
1-55 pm	سوال و جواب
2-50 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سواحیلی سروس
5-00 pm	تلاوت، سیرت النبی ﷺ
5-30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 فروری 1986ء
6-40 pm	بنگلہ پروگرام
8-00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-15 pm	بستان وقف نو
9-55 pm	سوال و جواب
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

خبریں

شمالی وزیرستان، امریکی طیارے کے دو میزائل حملے 15 افراد جاں بحق شمالی وزیرستان میں امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملوں میں 15/افراد جاں بحق ہو گئے۔ جبکہ جنوبی وزیرستان اور سوات میں جاری آپریشن کے دوران 7 عسکریت پسند ہلاک اور ایک جوان جاں بحق ہوگیا۔ ان طیاروں نے دتہ خیل میں مشتبہ شر پسند ٹھکانے پر میزائل فائر کیا، قبائلی امدادی کاموں میں مصروف تھے کہ دوسرا میزائل داغ دیا۔ ہلاکتیں بڑھنے کا خدشہ ہے۔

راولاکوٹ، بیرک پر خودکش حملہ، 4 جوان جاں بحق ضلع سدھنوتی کے قصبہ تراڑکھل میں فوجی بیرک میں خودکش دھماکہ سے 4 فوجی جوان جاں بحق اور 14 زخمی ہوگئے۔ حملہ آور نے پہلے دستی بم پھینکا پھر خود کو اڑا لیا۔ زخمیوں میں بیشتر کی حالت تشویشناک ہے۔

بدترین لوڈشیڈنگ سے زندگی مفلوج، کاروبار متاثر ربوہ سمیت ملک بھر میں بدترین اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نے زندگی مفلوج کر دی، بجلی کا شارٹ فال 3700 میگا واٹ تک پہنچ گیا جس کے باعث 18 گھنٹے تک کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے۔ لوڈشیڈنگ کے باعث ربوہ میں کاروباری زندگی بھی شدید متاثر ہوئی ہے۔ لوگ سراپا احتجاج ہیں۔

ربوہ میں طلوع و غروب 8۔جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	5:23

نواب شاہی گولیاں مردانہ طاقت کی دوا
-/8000 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقع دارالعلوم وسطی، بہترین لوکیشن، کارنر کا پلاٹ، رقبہ دس مرلے، تین کمرے، ڈرائنگ روم، کچن، دو باتھ رومز اور دو صحن
برائے رابطہ: 0476213607, 0331-7717607

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ۔ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
047-6214300

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

ماشاءاللہ گیزر
طالب دعا: محمود
گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے
35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپرنگ اینڈ ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683